

حملہ کا ذمہ دار اُسامہ بن لادن اور اس کی تنظیم القاعدہ کو ٹھہرایا گیا۔ امریکہ نے طالبان کو الٹی میٹم دیا کہ بن لادن سمیت القاعدہ کے اہم ارکان امریکہ کے حوالے کئے جائیں۔ طالبان نے اس کے جواب میں کہا کہ بن لادن پر افغانستان کے اندر مقدمہ چلایا جائے گا۔ امریکہ نے اس تجویز کو مسترد کیا اور اُسامہ کے حوالہ نہ ہونے کی صورت میں ۷ اکتوبر کو امریکہ نے شمالی اتحاد کی مدد سے طالبان کے خلاف افغانستان پر حملہ کر دیا۔ دو مہینے کے اندر اندر طالبان حکومت ختم کر دی گئی۔ افغانستان پر تاریخ کی بدترین جنگ مسلط کر دی گئی۔ تورا بورا میں اُسامہ کو ختم کرنے کیلئے وہ بم استعمال کئے گئے جس سے کئی میلوں تک آکسیجن ختم ہو جاتی تھی اور انسانوں سمیت ہر ذی روح ختم ہو جاتا۔ اس بمباری میں تقریباً تیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ بے گناہ ہزاروں شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور سینکڑوں عمارتیں ملبہ کا ڈھیر بن گئیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ طالبان کے گرفتار شدہ رہنماؤں اور القاعدہ کے شک میں بہت سارے افراد کو گوانتانامو بے (کیوبا) میں قید کر دیا گیا جہاں ان کو ذہنی کوفتوں اور جسمانی اذیتوں کے ساتھ ساتھ تذلیل نفسی کا نشانہ بنایا گیا ان پر کسی عدالت میں مقدمہ چلائے بغیر ذاتی انتقام میں یہ سب کچھ کیا گیا اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

امریکہ کی طرف سے خون مسلم کی ارزانی میں افغانستان پر بے جا تسلط ابھی جاری تھا کہ ایک بار پھر عراق کے خلاف میدان جنگ گرم کیا گیا۔ اس بار جنگ کیلئے یہ جواز بنایا گیا کہ عراق کے پاس مہلک ایٹمی ہتھیار ہیں۔ یہاں امریکہ بہادر سے یہ کون پوچھے کہ سب سے زیادہ یہی ہتھیار تیرے پاس اور اسرائیل کے پاس موجود ہیں۔ جو چیز تمہارے لئے جائز اور ضروری ہے وہ دوسروں کے ہاتھ میں کیوں نہیں ہو سکتی اور اگر یہ ہتھیار انسانیت دشمن ہیں تو تیرے ایٹمی ذخیرے پر بھی یہی تعریف صادق آتی ہے۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ عراق کو ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا گیا۔ پورے ملک پر بے تحاشا بمباری کی گئی۔ جانی و مالی نقصانات کے علاوہ پورے ملک کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا۔ مگر وہ ایٹمی ہتھیار برآمد نہ ہو سکے جس کو بہانہ بنا کر یہ ساری کاروائی کی گئی تھی۔ ایٹمی ہتھیار برآمد نہ ہونے کا اعتراف برطانیہ اور اب امریکہ نے بھی کر لیا ہے۔ بلکہ بی بی سی نے واضح طور پر یہ کہہ دیا تھا کہ جنگ سے قبل عراق کے ایٹمی ہتھیار کے بارے میں غلط اعداد و شمار اور معلومات فراہم کرنے کے بارے میں ہمارے اوپر دباؤ تھا۔ جس کا حقیقت کے ساتھ بہت کم واسطہ تھا۔

روس : (افغانستان پر یلغار) روس کے مظالم کی داستان بڑی طویل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہاں پر صرف سوشلزم انقلاب برپا کرنے کیلئے چار کروڑ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ روس نے ظاہر شاہ کے وقت سے افغانستان میں اپنے اثرات کے نفوذ کیلئے راہ و رسم بڑھا دیئے تھے۔ افغان صدر ظاہر شاہ بیرون ملک کے دورے پر تھا کہ سردار داؤد نے اس کا تختہ الٹ دیا۔ اپریل ۱۹۸۷ء میں نور محمد ترکی کی قیادت میں صدر داؤد کا تختہ الٹ کر کیونسٹ انقلاب برپا کر دیا گیا۔ افغانستان کا پورا ملک اسلامی اور مقامی روایات پر سختی سے کاربند ہے۔ ملک میں

خانہ جنگی چھڑ گئی۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۹ء کو روسی افواج نے افغانستان پر پہلے بول دیا۔ امریکہ نے اپنے مقاصد کے حصول کیلئے روس مخالف عناصر کو اسلحہ، رقم اور سامان رسد کی فراہمی شروع کر دی۔ اگلے آٹھ نو برس میں امریکہ نے ان عناصر کو دوا رب ڈالر کا اسلحہ دیا۔ ستمبر ۱۹۸۶ء میں امریکہ نے مجاہدین کو اینٹی انٹر کرافٹ میزائل دینے شروع کئے جس سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ سینکڑوں روسی طیارے گرنے سے روس کی کمر ٹوٹ گئی۔ اس جنگ میں ۳۵ ہزار کے قریب روسی ہلاک ہوئے۔ بالآخر فروری ۱۹۸۹ء تک روسی افواج کو ذلت آمیز شکست کے بعد افغانستان سے نکلنا پڑا۔ یہی شکست آخر کار روس کے ٹوٹ پھوٹ کا ذریعہ بنی اور اس کے کئی حصے بخرے ہو گئے۔ روس کا افغانستان سے نکلنا تھا کہ امریکہ مہربان نے نظریں پھیر لیں۔ اب اس نے روایتی ہرجائی پن سے کام لے کر افغان مجاہدین اور ان کے بوجھ سے سب سے زیادہ متاثر ملک پاکستان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ افغانستان جہاد میں ۱۵ لاکھ افغان مجاہدین و عوام نے جام شہادت نوش کیا۔ اور پورا ملک کھنڈرات کا نمونہ بن گیا۔

روس۔ چیچنیا مظالم : افغانستان پر ظلم کے پہاڑ توڑنے کی پاداشت میں روس کا اندرونی توازن بگڑ گیا اور وہ سپر پاور ہونے کے باوجود اپنی وحدت قائم نہ رکھ سکا۔ اس توازن کے بگاڑ کے سبب وسط ایشیاء کی چھ مسلم ریاستیں آزاد ہو کر خود مختار حیثیت اختیار کر گئیں۔ ۱۹۹۱ء میں چیچنیا نے بھی روس سے الگ ہو کر اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔ چیچنیا کی ایک ملین میں ۸۰ فیصد سنی مسلمانوں کی آبادی ہے۔ روس نے ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۶ء چیچنیا پر جنگ مسلط رکھی۔ اور وہاں کے مسلمانوں کو قوت کے بل بوتے پر دبانے کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

چیچن مجاہدین کے ویب سائٹ ”کوہ قاف“ کے مطابق اب تک چیچنیا کو مندرجہ ذیل تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔

نوع آبادی	کل تعداد	تباہ شدہ املاک
مساجد	۴۱۲	۳۹۹
چرچ	۹	۵
لائبریریاں	۷۱۷	۵۸۰
کالج و یونیورسٹیاں	۱۰	۱۰
سکول و ہاسٹل	۸۹۲	۸۵۱
جمنائیم	۴۱۲	۲۴۳
ہوٹل	۳۶۰	۳۶۰
سٹیڈیم و سپورٹس کمپلکس	۲۴	۲۱
پارک و تفریح گاہیں	۴۳	۳۹
میوزیم، یتیم خانہ، چڑا گھر	۱۰۹	تمام

بوسنیا : یوگوسلاویہ میں چھ کی وحدت سے ۱۹۹۱ء میں تین ریاستیں الگ ہو گئیں۔ ۱۹۹۲ء میں بوسنیا کی پارلیمنٹ نے بھی کروشیا اور سربیا کی طرح خود مختاری اختیار کر لی۔ یوگوسلاویہ اور سرب عیسائی، بوسنیا کی مسلم ریاست کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ سربوں نے البانوی نژاد مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ بوسنیا میں خون ریزی، عصمت دری اور گینگ ریپ کا انسانیت گمش اور اخلاق سوز بازار گرم رہا اور تین لاکھ البانوی نژاد مسلمان گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ سربیا میں عیسائیوں کی درندگی اور مظالم کی داستان بڑی طویل ہے۔ ایک روح فرسا اور رو گئے کھڑے کر دینے والا واقعہ ملاحظہ ہو۔

مشرقی بوسنیا کے علاقے تزلہ کے قرب و جوار میں ایک غم سے مڈھا ل عینی گواہ کے مطابق تین مسلمان لڑکیوں کو جنگل سے باندھ دیا گیا۔ ان سے اجتماعی آبروریزی کی گئی پھر تین روز کے بعد ان لڑکیوں پر پٹرول چھڑک کر انکو زندہ جلا دیا گیا۔^(۱۱۰) سربوں کے ہاتھوں ۱۹۹۵ء میں شہید ہونے والے ہزاروں بوسنیائی باشندوں کی اجتماعی قبریں دریافت ہوئی ہیں۔ یہ قبریں ان آٹھ ہزار بوسنیائی باشندوں میں سے بعض کی ہیں جو ۱۹۹۵ء میں لاپتہ ہو گئے تھے۔ اور بعد میں ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ ان کو سربوں نے پشت پر ہاتھ باندھ کر قتل کر دیا تھا اور پھر اس کا ثبوت مٹانے کیلئے بلند زوروں کے ذریعہ ان قبروں کو ہموار کر دیا گیا تھا۔ اب تک ساڑھے تین ہزار افراد کی قبریں دریافت ہو چکی ہیں۔^(۱۱۱) بوسنیا میں جنگ بندی کے ایک سال بعد ایک برطانوی صحافی نے وہاں کی جو لُخراش رپورٹ پیش کی اس کا کچھ حصہ ملاحظہ ہو۔

”جن علاقوں میں سرب درندوں کا قبضہ ہوا وہاں مسلمانوں کو ہر جگہ سے جمع کیا گیا ان کو دریاؤں کے پلوں پر لے جا کر جانوروں کی طرح لٹا کر ذبح کیا گیا۔ اور ان کی لاشوں پر مٹی ڈال دی گئی۔ اقوام متحدہ کے کیپوں میں پناہ گزین مسلمانوں پر بھی سرب درندوں نے حملے کئے۔ ہتھوڑوں سے ان کے سر کچل دیئے کھوپڑیاں توڑ ڈالیں۔ معصوم بچوں کو گنوں کے بٹوں سے مار مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ بعض شہروں میں بڑے بڑے تندوروں میں مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا۔“^(۱۱۲) انسانی تاریخ کے اس سیاہ ترین جرم اور وحشت و بربریت کے اس قتل عام میں بوسنیا کے دس لاکھ مسلمانوں میں سے ڈھائی لاکھ مسلمان صلیبی سربوں کے ہاتھوں انتہائی بے دردی سے قتل کر دیئے گئے۔^(۱۱۳)

اسرائیل : یہود اپنی سازشی ذہن، ریشہ دوانیوں اور انسان دشمن پالیسیوں کی وجہ سے ہمیشہ تاریخ انسانی میں معتبوب، ذلیل اور بے بس رہے ہیں۔ اور در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے رہے ہیں۔ ان کو دنیا میں کبھی یکجائی نہیں ملی ہے۔ اپنی وحدت اور یہودی ملک کی تشکیل کیلئے یہودیوں نے دنیا بھر میں کئی سال خفیہ کانفرنسیں کیں۔ بالآخر ۱۹۸۷ء میں انہوں نے بڑے غور و خوض کے بعد اپنی تمام تر مساعی ان تین نقاط پر مرکوز کرنے کا فیصلہ کیا۔

(۱) یہودیوں کیلئے ایک قومی وطن کا قیام (۲) دنیا کے مالی نظام پر قبضہ و تسلط

(۳) اسلامی ممالک کو نیست و نابود کرنا